روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 3 دسمبر 2015ء 20 صفر 1437 ہجری 3 فتح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 274

راستبازی کی دعا

روح فاقوں سے ہو رہی ہے نڈھال
ہم کو پھر نعمت حجازی بخش
بت مغرب ہے ناز پر مائل
اپنے بندوں کو بے نیازی بخش
جھوٹ کو چاروں شانے چت کر دیں
مومنوں کو وہ راستبازی بخش

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 2 نومبر 2012ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت مولا داد صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1880ء سے پہلے کا واقعہ ہے جب میری عمر دس گیارہ سال کی ہوگی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا گروہ آدمیوں کا کمربستہ ہے اور ایک شخص اُن کے آگے آگے ہے وہ بھی کمربستہ جا رہا ہے۔ سر سے اور گلے سے سب برہنہ معلوم ہوتے ہیں۔ کمروں میں پٹکے بندھے ہوئے ہیں۔ سب سے اگلا جو ہے وہ پیشرو معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ ''ہفت زمین ہفت آسمان ازخویش پیدا می کنم'' اور پیچھے والے سب یک زبان ہوتے ہیں ''ازخویش پیدا می کنم، ازخویش پیدا می کنم'' اسی طرح کہتے جاتے ہیں اور جھومتے جاتے ہیں۔ ایک پختہ چار دیواری میں جا داخل ہوتے ہیں۔ یعنی سات زمین اور سات آسمان مَیں ہی پیدا کرنے والا ہوں، مَیں نے خود ہی پیدا کیا ہے یا پیدا کروں گا۔ بہرحال یہ بھی نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ بہرحال ان کو خواب میں یہ دکھایا گیا۔

پھر اگلی روایت کرتے ہیں کہ 1906ء کو میرے بڑے بھائی عبدالحکیم تپ سے بیمار تھے۔ (بخار سے بیمار ہو گئے۔) اُن کا علاج ایک طبیب مولوی جو سلسلے کا سخت مخالف تھا، کر رہا تھا اور اُس کا بڑا بھائی شمس الدین احمدی تھا۔ وہ گاؤں موضع دودہ علاقہ سکر شکر میں ہے۔ اس طبیب مولوی نے حضرت اقدس کی شان میں نا ملائم الفاظ استعمال کئے۔ (یعنی اچھے الفاظ استعمال نہ کئے) مَیں تو موجود نہ تھا۔ لیکن بھائی جو بیمار تھا انہوں نے اپنے حکیم کو روکا۔ کہتے ہیں جب مَیں باہر سے آیا تو وہ مولوی چلا گیا تھا۔ بھائی صاحب نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا کہ مَیں اس طبیب سے علاج نہیں کراتا۔ اس نے حضرت صاحب کی شان میں گستاخی کی ہے۔ غرض وہ مولوی راستہ میں ہی طاعون کا شکار ہو گیا۔ پھر میں بھائی صاحب کو اپنے ساتھ بہاولنگر لے گیا وہاں دو اسسٹنٹ سرجن علاج کرتے رہے مگر آخر انہوں نے جواب دے دیا کہ اب یہ بچ نہیں سکتے۔ علاج ترک کر دو اور پیسہ خراب نہ کرو۔ (شدت سے طاعون پھیلا ہوا تھا، وہ مولوی جو بدزبانی کر رہا تھا، وہ تو رستے میں طاعون کا شکار ہو کے ختم ہو گیا لیکن بھائی جو ان کا علاج کروا رہے تھے، اُن کی بیماری جو ہے وہ بڑھتی چلی گئی۔ بہاولپور جب لے کر گئے ہیں وہاں بھی ڈاکٹروں نے جواب دے دیا)۔ کہتے ہیں تب مَیں نے ایک سال کے بعد حضرت اقدس کے حضور خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود نے جواباً تحریر فرمایا کہ ''فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ ہم دعا کریں گے۔ تم بھی دعا کرو انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔'' اس خط کے دوسرے دن مَیں نے دیکھا کہ بھائی کا بخار جاتا رہا۔ مَیں نے کہا اب آپ کو بخار نہیں ہے۔ مَیں نے اُٹھا کر بٹھایا اور خود سہارا لے کر بیٹھ گیا تو بھائی صاحب نے کہا کہ میرا سینہ جو جلتا تھا اب سرد ہے۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نے حضرت اقدس کے حضور لکھا تھا۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا ہے کہ ہم دعا کریں گے۔ خدا تعالیٰ شفا دے گا۔ تب سن کر پنجابی میں کہنے لگا کہ ''او ہو ہن مَیں نئیں مردا۔ مسیح نے مردہ زندہ کیتا اے''۔ اس کے بعد وہ احمدی ہو گئے۔ یعنی بیعت کر لی اور پھر پوری صحت ہو گئی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 2 صفحہ 85-84) اس سے پہلے احمدی نہیں تھے لیکن حضرت مسیح موعود کے خلاف بات سننا پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت صوفی نبی بخش صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضور (بیت) میں تشریف لائے اور میری نظر حضور کے چہرہ مبارک پر پڑی تو میں نے حضور کو پہچان لیا اور فوراً بجلی کی طرح میرے دل میں ایک لہر پیدا ہوئی کہ یہ وہ مبارک وجود ہے جس کو میں نے ایام طالب علمی یعنی ستمبر 1882ء کو خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے اُس دن وہ لباس پہنا ہوا تھا جس لباس میں وہ مجھے خواب میں ملے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 5 صفحہ 42) (روزنامہ الفضل یکم جنوری 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جاپان کے پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ جاپان کے دوران انٹرویوز اور دیگر پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

3 دسمبر	12:05pm - 5:30pm
4 دسمبر	1:35am - 6:05am
5 دسمبر	1:30pm
6 دسمبر	3:40am - 8:15pm
7 دسمبر	2:10am - 7:40am

سیرت و سوانح حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد

مکرم آصف محمود باسط صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی سیرت و سوانح پر کتاب تالیف کی جا رہی ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات باصفات سے متعلق کوئی بھی تجربہ ہو، یا کوئی واقعہ معلوم ہو تو براہ مہربانی اسے تحریر کر کے درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اگر حضرت صاحبزادہ صاحب کی زندگی سے متعلق کسی بھی رسالہ یا جریدہ میں شائع ہونے والے مضمون کا علم ہو تو اس کی نقل یا حوالہ بھی ارسال فرما دیں۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سنٹر
22 Deer Park Road, London
SW19 3TL, UK
info@arcentre.net
مزید معلومات کیلئے +442085447674

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 16 اکتوبر 2015ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: بیت العافیت فرینکفرٹ، جرمنی

س: ہالینڈ کے ایک صحافی نے کیا سوال کیا اور حضور انور نے اس حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ دنوں میں ہالینڈ میں تھا وہاں ایک جرنلسٹ جو ایک ریجنل اخبار میں لکھنے والے ہیں اور نیشنل اخبار بھی ان سے آرٹیکل لیتے ہیں مجھے کہنے لگے کہ کیا جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ بڑھنے والی جماعت ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر ایک بین الاقوامی جماعت کی حیثیت سے دیکھیں تو یقیناً جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی جماعت ہے اور اب تو یہ بات ہمارے غیر بھی مانتے ہیں جن کی جماعت پر نظر ہے اور یہی حضرت مسیح موعود کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود بڑے وثوق سے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک وقت آئے گا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی اور اس کا پھیلاؤ ایک نشان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا نشان ہوگا۔

س: حضور انور نے سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور ابتلاؤں کے دور ہونے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ہر احمدی جو حضرت مسیح موعود پر سچا ایمان رکھتا ہے اس بات پر قائم ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے صرف 125 سال پہلے ایک چھوٹے سے دور دراز علاقے سے اٹھی ہوئی آواز کو دنیا کے کونے کونے میں نہ صرف پھیلا دیا بلکہ مخلصین کی جماعتیں بھی قائم فرماتا چلا جا رہا ہے جو آپ سے اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھ رہی ہیں تو وہ خدا اپنے فضل سے آپ کی یہ بات بھی پوری فرمائے گا کہ ابتلاء دور ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ سب پر غالب ہوگا۔ آجکل ہم اس دور میں سے گزر رہے ہیں جب یہ سلسلہ دنیا میں پھیل رہا ہے اور یہ تدریجی ترقی دنیا کو اب نظر بھی آ رہی ہے۔

س: اللہ تعالیٰ لوگوں کی سلسلہ احمدیہ کی طرف کس طرح راہنمائی فرماتا ہے؟

ج: فرمایا! آج جب دعوت الی اللہ کے وسائل اس وقت کی نسبت بہت زیادہ ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود کے وقت میں تھے لیکن پھر بھی جو راہنمائی اللہ تعالیٰ کی رؤیا اور خوابوں کے ذریعہ ہو رہی ہے اس کا دلوں کو کھولنے میں بہت بڑا حصہ ہے۔ آج بھی بیشمار لوگ ہیں جن کی اس طرح رہنمائی ہوئی اور ہو رہی ہے اور وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہوتے ہیں۔

س: آئی لینڈ مایوٹے میں ایک دوست کی اللہ تعالیٰ نے کیسے راہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! ماریشس کے پاس مایوٹے ایک چھوٹا سا آئی لینڈ ہے وہاں مربی دورے پر گئے کہتے ہیں کہ ایک غیر احمدی دوست نے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود کو دیکھا۔ کچھ عرصے بعد ایم ٹی اے پر حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر فوراً کہنے لگے کہ یہی تو وہ بزرگ ہیں جنہیں میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

س: گنی کناکری کے ایک طالب علم مکرم سلیمان کیسے احمدی ہوئے؟

ج: فرمایا! گنی کناکری میں ایک یونیورسٹی کے طالبعلم سلیمان صاحب لمبے عرصہ سے زیر رابطہ تھے لیکن بیعت نہیں کر رہے تھے۔ ایک دن وہ آئے اور کہا کہ اب میں مطمئن ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ کس طرح مطمئن ہوئے تو انہوں نے اپنی خواب بیان کی کہ میں ایک کشتی میں سوار ہوں اور ہماری کشتی کے قریب ایک دوسری کشتی ڈوب رہی ہے اور اس کے مسافر ہمیں مدد کیلئے پکار رہے ہیں ہم ان کی مدد کرتے ہیں اور وہ ہماری کشتی میں سوار ہو جاتے ہیں ہم جس میز کے گرد بیٹھے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود موجود ہیں اور مجھے پینے کے لئے دودھ کا پیالہ دیتے ہیں۔ میں نے وہ پیالہ لیا اور خوب پیٹ بھر کر دودھ پیا جس کا ذائقہ نہایت عمدہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

س: حضور انور نے تیونس کے مکرم قادر صاحب کے احمدی ہونے کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! تیونس کے ایک دوست قادر صاحب کہتے ہیں میں جماعت سے متاثر تو تھا لیکن بیعت کی طرف میرا دل نہیں جاتا تھا۔ تسلی نہیں تھی کہتے ہیں میں نے فیصلہ کیا کہ اسی صورت میں بیعت کروں گا کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے بتا دے کہ حضرت مرزا غلام احمد ہی امام مہدی ہیں چنانچہ ایک احمدی کے بتائے ہوئے طریق پر استخارہ کیا اور ایک خواب کے بعد انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

س: سوازی لینڈ کے نواحمدی مکرم طاہر صاحب کو کس بناء پر ثبات قدم عطا ہوا؟

ج: فرمایا! سوازی لینڈ کے ایک احمدی نوجوان طاہر صاحب نے کچھ عرصہ قبل بیعت کی ہے۔ اس سال رمضان میں ستائیسویں کی رات خواب میں انہوں نے دیکھا کہ چاند اپنی پوری روشنی کے ساتھ چمک رہا ہے اور آواز آئی کہ یہ وہ روشنی ہے جسے تم نے پالیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ اس خواب کے بعد اس نو احمدی کو غیر معمولی طور پر ثبات قدم عطا ہوا ہے۔

س: مالی کے ایک بزرگ مکرم سعید صاحب نے کیسے احمدیت قبول کی؟

ج: فرمایا! سعید صاحب ناندرے بوغو مالی نے احمدیت کے بارے میں سنا تھا لیکن وہ احمدیت کے بارے میں اپنی تسلی کرنا چاہتے تھے اس کے لئے انہوں نے چالیس راتوں کا چلہ کیا۔ اکیسویں رات انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود اور ساتھ مجھے بھی دیکھا کہ دونوں ان کے گھر میں آتے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ آسمان پر لے جاتے ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر ان کی تسلی ہو گئی ہے اور انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

س: نائیجیریا کے محمد نامی شخص کی خدا تعالیٰ نے کیسے راہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! نائیجیریا سے ایک معلم لکھتے ہیں کہ محمد نامی ایک شخص نے اپنا خواب بیان کیا کہ وہ بحری جہاز پر سوار تھا جب بحری جہاز سمندر کے وسط میں پہنچا تو اچانک طوفان آ گیا اور جہاز ڈوبنے لگ گیا۔ اس وقت اچانک ایک انسان نے ہاتھ پھیلائے اور مجھے کنارے پر لے آیا۔ مجھے نہیں علم تھا کہ یہ خدا کا بندہ کون ہے کچھ عرصہ بعد اس محمد نامی شخص کا رابطہ ہمارے ایک داعی الی اللہ سے ہوا۔ ایم ٹی اے پر جب اس نے میری شکل دیکھی تو یکدم کہنے لگا کہ یہی وہ خدا کا بندہ تھا جس نے مجھے بچایا تھا چنانچہ وہ اپنے سارے خاندان کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

س: سوڈان کے ایک ڈاکٹر صاحب کے خاندان کی قبولیت احمدیت کی کیا تفصیل بیان کی گئی۔

ج: فرمایا! سوڈان سے احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے بیعت کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ان کی اہلیہ نے اپنے میاں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ خواب میں دیکھا کہ حضور ان سے پوچھتے ہیں کہ ابھی تک آپ نے بیعت کیوں نہیں کی اس پر انہوں نے ہاتھ بلند کئے اور کہا کہ میں بیعت کے لئے تیار ہوں۔ بیوی نے ایک خلیفہ کو دیکھا اور بیٹی نے دوسرے خلیفہ کو دیکھا یہ یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے اور خلافت کا نظام سچا ہے۔ انہوں نے کہ وہاں کے ایک بزرگ مجذوب ابراہیم صاحب کو فون کر کے جماعت کے بارے میں پوچھا کہ امام مہدی ظاہر ہو گئے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وہ ظاہر ہو کر فوت بھی ہو گئے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ اس وقت امام مہدی کے پانچویں خلیفہ ہیں کیا مجھے ان کی بیعت کرنی چاہئے تو مجذوب صاحب نے کہا کہ بیعت کر لیں۔

س: حضور انور نے مصر کے احمدی دوست کی کس خواب کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا! مصر کے ایک صاحب ہیں کہتے ہیں میں نے 2004ء میں خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک جگہ آرام کر رہے ہیں میں ان کے ساتھ بیٹھا ہوں اور وہ مجھے دیکھ کر فرماتے ہیں کہ تمہیں اس معاملے میں تحقیق کرنی چاہئے۔ خواب کے چار سال بعد میں نے ایم ٹی اے دیکھا اور تحقیق کرنے لگا اور اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی۔ نومبر 2014ء میں میں نے بیعت کرنے سے پہلے خواب دیکھا کہ میں ایک بیت الذکر میں داخل ہوا ہوں جو نمازیوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود جلوہ نشین ہیں اور میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں حضور کے قریب ہوتا ہوں اور ان کی جگہ پر حضرت خلیفہ اول ہوتے ہیں اور قریب ہوتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی جگہ خلیفۃ المسیح الخامس ہوتے ہیں۔ آپ مجھے دیکھتے ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور میں بھی دعا میں شامل ہو جاتا ہوں۔

س: جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کی کس خوش بختی کا تذکرہ فرمایا گیا؟

ج: فرمایا! ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نومبائعین کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے ان نومبائعین سے اظہار محبت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ جو بڑے بڑے(۔) تھے ان کے لئے خدا تعالیٰ نے دروازے بند کر دیئے اور آپ کے لئے کھول دیئے۔ خدا تعالیٰ کا یہ آپ لوگوں پر بھی بڑا احسان ہے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھنا چاہئے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ ہوسکتا ہے آپ میں سے بھی بعض ایسے ہوں جن کے آباؤ اجداد ان کے بزرگ دادا پڑدادا اس مجلس میں شامل ہوں۔

س: سلسلہ احمدیہ کے خدا کی طرف سے ہونے کی کون سی دلیل بیان فرمائی۔

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر انسانی ہاتھوں یا انسانی منصوبوں کا نتیجہ ہوتا تو انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اب تک اس کو نیست و نابود کر چکے ہوتے۔ انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ پس جس قدر تم اپنی قوت یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر دل روشن ہوگا۔

س: حضور انور نے ہمیں دلوں کو روشن کرنے کے لئے کون سے جائزے لینے کی تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ہمیں فرمایا کہ دلوں کو روشن کرنے کے لئے قوت یقین کے بڑھانے اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری قوت یقین بڑھ رہی ہے

باقی صفحہ 8 پر

مکرم اویس احمد نصیر صاحب

بلادِ عرب پر آنحضرت ﷺ کے احسانات کا تذکرہ

از عربی منظوم کلام حضرت مسیح موعود

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تقریر و تحریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن واحسان کا تذکرہ ہمیشہ جاری رہا۔ کبھی نظم میں اور کبھی نثر میں، کبھی اردو میں، کبھی فارسی میں اور کبھی عربی زبان میں۔ عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کسی بھی محبوب کے ذکر کے لئے عربی زبان اپنے اندر خاص صلاحیت رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے عرب قوم کی شاعری کا دنیا بھر کی زبانوں میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی مادری زبان گو عربی نہ تھی مگر آپ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنے عربی کلام میں اس انداز سے کیا ہے کہ عرب لوگ بھی اس کو پڑھ کر عش عش کرا ٹھتے ہیں۔ آپ کا یہ کلام نثر میں بھی ہے اور نظم میں بھی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کا قلم اور آپ کی زبان اپنے محبوب کے حسن واحسان کے تذکرہ سے کبھی بھی سیر نہ ہوئی۔ آپ نے اپنے اس معشوق ﷺ کے حسن واحسان کو کبھی کسی پہلو سے دیکھا اور کبھی کسی پہلو سے اور پھر ہمیشہ اپنی تقریر و تحریر کو اس سے مزین کرتے چلے گئے۔ آج کے مضمون میں آپ کے عربی منظوم کلام میں صرف اس حصہ کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس میں رسول کریم ﷺ کے عرب قوم پر احسانات کا دلگداز تذکرہ ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرب کی ایک بستی مکہ میں پیدا ہوئے۔ جہاں کے لوگ سخت مزاج اور وحشی تھے۔ وہ کسی کی اطاعت قبول نہیں کرتے تھے۔ وہاں کی زمین سنگلاخ تھی اور لوگوں کے دل پتھر تھے۔ شراب خوری اور زناکاری کا بازار گرم تھا۔ گویا کہ ضلالت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ مگر یہ ظلمت کدہ پھر نورِ محمد ﷺ سے مستفیض ہوا اور جہاں جہاں بادِ مسموم کا تصرف تھا وہاں رقصِ بہاراں کے جشن میں راحت آمیز ہوائیں اٹھکیلیاں کرنے لگیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

و قد کان وجہ الارض وجھا مسودا
فصار بہ نورا منیرا و اغیدا

اور روئے زمین تو ایک تاریک سطح تھی۔ پس محمد ﷺ کے ذریعے وہ سطح نور تاباں اور سرسبز ہوگئی۔

(کرامات الصادقین صفحہ 50)

آنحضرت ﷺ کا یہ احسان عظیم تھا کہ ایسی قوم جو حد درجہ گری ہوئی تھی اور اقوام عالم میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی مگر آنحضرت ﷺ نے انہیں خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

صادفتھم قوما کروث ذلۃ
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان

تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا تو تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 591)

اسی طرح ایک اور شعر میں فرماتے ہیں کہ

عادت بلاد العرب نحو نضارۃ
بعد الوجی و المحل و الخسران

ملک عرب خشک سالی، قحط اور تباہی کے بعد شاداب ہو گیا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 591)

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی تاریخ کا رخ ہی موڑ دیا۔ وہ تاریخ جس کا دامن ظلم و بربریت سے تار تار تھا۔ وہ تاریخ جس میں قیصر و کسریٰ کا استبداد لوگوں کا مقدر بن چکا تھا۔ اس ظلمت کا خاتمہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور بلال حبشی جیسے غلام کو ابوجہل اور ابولہب جیسے سرداروں پر دائمی فوقیت دلا دی اور تمام نسلی، جغرافیائی، لسانی اور طاقتور بتوں کو پاش پاش کر کے زید و بکر کو ایک صف میں کھڑا کر دیا۔ اور صنم ہائے خود تراشیدہ ریزہ ریزہ ہو گئے۔

جہالت کا یہ حال تھا کہ وہ لڑائی کو فخر سمجھتے تھے جیسے کہ عمر بن کلثوم تغلبی کا شعر ہے کہ

الا لا یجھلن احد علینا
فنجھل فوق جھل الجاھلینا

خبردار کوئی ہم پر جہالت نہ کرے۔ یعنی ہم سے نہ الجھے ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا مظاہرہ کریں گے۔

(معلقہ عمر بن کلثوم تغلبی)

گویا کہ جہالت، کشت و خون، درندگی، حیوانیت کا دور دورہ تھا۔ بلکہ جہالت کا یہ حال تھا کہ لوگ پدر جہالت کے نام سے موسوم تھے۔ اس جہالت کا خاتمہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کیا۔ اور افق عالم میں ایسا نورانی وجود ظاہر ہوا جس کی ٹھنڈک نے ہزاروں سالوں سے بھڑکتی آگ کے شعلوں کو خاکستر کر کے رکھ دیا تھا۔ سیدنا مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اتعرف قوما کان میتا کمثلھم
نئوما کاموات جھولا یلنددا
فایقظھم ھذا النبی فاصبحوا
منیرین محسودین فی العلم و الھدی

کیا تو ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو ان جیسے مردہ تھے جو مردوں کی طرح سوئے ہوئے تھے اور بہت جاہل اور جھگڑالو تھے۔ سو اس نبی نے ان کو بیدار کر دیا تو وہ نور دینے والے اور علم و ہدایت میں قابل رشک ہو گئے۔ (کرامات الصادقین صفحہ 51)

مے نوشی کا یہ حال تھا کہ مے نوشی کے لئے پانچ وقت مقرر تھے اور وقت مقررہ پر شراب پیش ہوتی تھی۔ چنانچہ انہیں جاشریہ، صبوح، قیل، غبوق اور فحمہ کا نام دیا گیا۔ لبید بن ربیعہ نے مے نوشی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔

بادرت حاجتھا الدجاج بسحرۃ
لاعل منھا حین ھب نیامھا

یعنی میں نے مرغ سے بھی جو بہت صبح سویرے اٹھتا ہے سبقت کرتے ہوئے سحری کے وقت شراب پی۔ اس لئے نہیں کہ لوگ مجھے دیکھ کر شراب نوشی کا طعنہ نہ دیں بلکہ اس لئے کہ جب رات کے سوئے ہوئے صبح کو میخانے میں آکر شراب نوشی کریں تو میں ان سے فخریہ کہہ سکوں کہ تم تو پہلی بار شراب پی رہے ہو اور میں دوسری بار۔

(معلقہ لبید بن ربیعہ. عفت الدیار محلھا و مقامھا..)

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ احسان تھا کہ آپ کی تربیت سے انہوں شراب کو چھوڑ کر عبادات کو اختیار کر لیا۔ چنانچہ سیدنا مسیح موعود فرماتے ہیں۔۔

ترکوا الغبوق و بدلوا من ذوقہ
ذوق الدعاء بلیلۃ الاحزان

انہوں نے شام کی شراب ترک کر دی اور اس کی لذت کے بدلے انہوں نے غم کی راتوں میں دعا کی لذت اختیار کر لی۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 592)

ایک اور شعر میں فرمایا۔

و جعلت دسکرۃ المدام مخربا
و ازلت حانتھا من البلدان

اور تو نے مے خانوں کو ویران کر دیا اور شہروں سے شراب کی دکانیں ہٹا دیں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 592)

ظلم کی یہ انتہا تھی کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر لڑنا، ایک دوسرے کو قتل کرنا کوئی معیوب بات نہ تھی۔ ہر بچہ اپنے عزیزوں کے قاتل سے انتقام لینے کے جذبے میں پرورش پاتا تھا۔ اور عفو و درگزر کا دور دور تک نام و نشان نہ ہوتا تھا۔ جبر و تشدد کی ژالہ باریاں مصروف تباہی تھیں۔ لڑکی کی پیدائش پر افسوس ہوتا تھا چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام ابوحمزہ تھا وہ صرف اسی وجہ سے اپنی بیوی سے ناراض ہو گیا کہ اس کی بیٹی پیدا ہوئی ہے اور پڑوسیوں کے گھر رہنا شروع کر دیا۔ لہٰذا اس کی بیوی بچی کو لوری دیتی ہوئی یہ شعر پڑھتی کہ

ما لابی حمزۃ لا یاتینا
یظل فی البیت الذی یلینا
غضبان الا نلد البنینا
تا اللہ ما ذلک فی ایدینا

ابوحمزہ کو کیا ہو گیا ہے کہ جو ہمارے پاس نہیں آتا اور پڑوسی کے گھر میں رہ رہا ہے۔ وہ صرف اس بناء پر ناراض ہے کہ ہم نے لڑکا نہیں جنا۔ خدا کی قسم یہ کام میرے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

(البیان و التبیین. مولف. ابو عثمان الجاحظ. الجزء الاول. صفحہ127. دار احیاء التراث العربی. بیروت. لبنان)

چنانچہ آپ ﷺ نے احسان فرمایا اور ان کی یہ حالت ختم ہوگئی اور صنف نازک کا مقام و مرتبہ قائم ہو گیا۔ اور قتل و غارت اور خوف و ہراس کی آندھیاں تھم گئیں۔ چنانچہ سیدنا مسیح موعود فرماتے ہیں۔

و ما بقی اثر من ظلم و بدعات
بنور مھجۃ خیر العجم والعرب

اور ظلم و بدعات کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ عرب و عجم میں سے بہترین شخص محمد ﷺ کی جان کے نور کی وجہ سے۔ (سر الخلافہ صفحہ 116)

اور عورتوں کے نکاح کے متعلق یہ حکم نازل ہوا کہ جن کی حرمت قرآن میں آگئی ان سے نکاح حرام ہو گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

اما النساء فحرمت انکاحھا
زوجا لہ التحریم فی القرآن

عورتوں سے متعلق تو یہ حکم ہوا کہ ان کا نکاح ایسے خاوند سے جس کی حرمت قرآن میں آگئی حرام کر دیا گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 591)

اس ظالم قوم کے ظلم کا یہ حال تھا کہ قضاء و قدر کی بھی پروا نہ تھی جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے۔

ساغسل عنی العار بالسیف جالبا
علی قضاء اللہ ما کان جالبا

میں اپنے اوپر سے شرم و عار کو ضرور تلوار کے ساتھ دھوؤں گا۔ پھر اللہ کی قضاء مجھ پر جو چاہے لاوے مجھے پرواہ نہیں۔

(دیوان الحماسہ. تالیف ابی تمام حبیب بن اوس الطائی. الطبعۃ الاولی 1998. صفحہ 16. دار الکتب العلمیہ بیروت. لبنان.)

اس شعر کو پڑھ کر انسان یہ بات کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ واقعہ یہ ایک مردہ قوم تھی۔ اور اسے اس زندگی بخش رسول ﷺ نے زندہ کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

احییت اموات القرون بجلوۃ
ماذا یماثلک بھذا الشان

تو نے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو سکے؟ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 592)

عرب کی اخلاقی حالت یہ تھی کہ شراب، شباب جیسی فحاشی کو ہوا دینے والی چیزیں اہل عرب کی رگ و پے میں سرایت کر گئیں تھیں۔ عربی اشعار کا آغاز عورتوں سے محبت سے کرتے۔ مگر آپ ﷺ نے یہ احسان فرمایا کہ انہیں قرآن کریم جیسی لعل تاباں کتاب کی تعلیم دی اور ان کو تلامیذ القرآن بنا دیا۔ اور وہ ان برائیوں سے نکل کر خدا سے ہمکلام ہوئے اور خدا

کی محبت میں فانی ہو گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

کم مستہام للرشوف تعشقا
فجذبتہ جذبا الی الفرقان

بہتیرے معطر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے سو تو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 592)

ایک اور شعر میں آپ فرماتے ہیں۔

کان الحجاز مغازل الغزلان
فجعلتھم فانین فی الرحمان

اہل حجاز۔ آہو چشم عورتوں سے عشق بازی میں لگے ہوئے تھے۔ سو تو نے ان کو خدائے رحمان کی محبت میں فانی بنا دیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 591)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دلوں کو موہ لینے والے احسانات کے متعلق سیدنا مسیح موعود فرماتے ہیں۔۔

احسانہ یصبی القلوب
و حسنہ یروی الصدا

اس کا احسان دلوں کو موہ لیتا ہے۔ اور اس کا حسن پیاس کو بجھا دیتا ہے۔

(کرامات الصادقین صفحہ 70)

یہ نمونۃً چند اشعار ہیں ورنہ حضرت اقدس مسیح موعود کے کلام میں ایسے اور متعدد اشعار ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کی روشنی ستاروں کی طرح جھلک رہی ہے۔ جن کو دیکھ کر بے اختیار دل سے یہ آواز آتی ہے۔

یا رب صل علی نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا و بعث ثان

اے میرے رب۔ اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔ آمین

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 593)

مکرم شاہد احمد چیمہ صاحب

شذرات۔ اخبارات و رسائل کے فکر انگیز اقتباسات

میری فریاد

جناب عبدالرؤف اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

دودھ میں پانی، شہد میں شیرہ، امتحانات میں نقل، ناپ تول میں کمی، دوستی میں خود غرضی، ایمان میں منافقت، رشتوں میں اذیت، ہلدی میں مصنوعی رنگ، مرچ میں سرخ اینٹیں، نوکری میں سفارش و رشوت، ہوٹلوں میں مردار کا گوشت، بجلی میں ہیرا پھیری، ٹیکس کی ادائیگی میں چوری،

عبادت میں ریا کاری ...... اور کہتے ہیں حکمران ٹھیک نہیں۔

''اللہ ہو''

کون بچائے گا ایسے میں۔

اگر گوشت کے نام پر گدھوں کا گوشت ملے، اگر دودھ کے نام پر کپڑے دھونے کے پاؤڈر کی آمیزش سے بنا محلول ملے، اگر ریا کاری عام ہو، اگر ہوس نے ہر طرف ڈیرہ کیا ہو تو انسان کہاں ملے گا اور میں اس میں نیک و پارسا حکمران تلاش کر رہا ہوں۔

(روزنامہ جنگ 9/اگست 2015ء)

ام السانحات

جناب سلیم صافی صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

قصور میں بے قصور بچوں کے ساتھ زیادتی سانحہ بلکہ ام السانحات (سانحات کی ماں) ہے۔ سانحہ تو آرمی پبلک سکول پشاور کا بھی بہت بڑا اور سنگین ترین تھا لیکن وہ شقی القلب یا وحشت کا اظہار تھا جبکہ قصور کا سانحہ تو کئی حوالوں سے ہمارے معاشرے کے اس گندے چہرے سے نقاب اتارتا ہے۔ پشاور میں ایک سو سے زائد بچوں کی زندگیوں کا خاتمہ کر کے انہیں جنت میں بھیج دیا گیا اور شاید وہ اپنے دکھی والدین کی شفاعت کا ذریعہ بھی بن جائیں لیکن قصور میں تو ڈھائی سو سے زائد بچوں کو زندہ درگور کر کے جہنم میں بھیج دیا گیا اور ان کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے لئے بھی جینا حرام کر دیا گیا۔ پشاور کے شہداء کے والدین تو زندگی بھر فخر سے جئیں گے بلکہ ان کی آئندہ نسلیں بھی فخر کریں گی کہ وہ معصوم شہداء کے ورثا ہیں لیکن قصور کے بچوں کے اہل خانہ تو زندگی بھر کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہے۔ سانحہ پشاور کے ذمہ دار وحشیوں نے تو صرف سانسیں چھین لی تھیں لیکن قصور کے درندوں نے تو عزتیں بھی چھین لیں۔ سانحہ پشاور کے فوٹیجز دکھا کر ہم اپنے دکھوں کو ہلکا کر سکتے ہیں اور ان کی تصاویر سینوں سے لگا کر، ان کی یاد میں رو سکتے ہیں لیکن قصور کے بے قصور متاثرین کا تو ہم نام لے سکتے ہیں، تصویر دکھا سکتے ہیں اور نہ ان کی یاد میں کسی تقریب کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ قصور کا سانحہ وحشت کے اوپر وحشت ہے۔ پہلی وحشت بد فعلی کی۔ دوسری وحشت بچوں کے ساتھ، تیسری وحشت اس کی فلم بنانے کی۔ چوتھی وحشت اس کے ذریعے ان کو بلیک میل کرنے کی، پانچویں وحشت اس سے ان کے اہل خانہ کو ستانے کی۔ چھٹی وحشت اس کے ذریعے پیسہ کمانے کی۔ ساتویں وحشت اس کو دنیا میں پھیلانے کی۔ آٹھویں وحشت یہ ظلم اور وہ بھی اپنے گاؤں کے بچوں کے ساتھ۔ نویں وحشت غریب اور لاچار لوگوں کے ساتھ۔ دسویں وحشت دنیا بھر میں پاکستان کا چہرہ کالا کرنے کی۔ علیٰ ہذہ القیاس۔ یہ صرف شقی القلب نہیں۔ بے غیرتی، بے شرمی، بے حسی، درندگی، خود غرضی، حرص، لالچ، غرض ہر غیظ اور قبیح عمل اور سچ کی انتہا ہے۔ ان کے صرف حلیے انسانوں کے ہیں لیکن یہ کسی بھی پیمانے پر انسان کہلانے کے مستحق نہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہیں قرآن نے فساد فی الارض کے مجرم گردانا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے سنگسار جیسی سنگین سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ اس ام السانحات کے سامنے آنے کے بعد قیامت برپا کیوں نہیں ہوئی؟ اے پی سی کیوں نہیں بلائی گئی؟ اس قوم کے اخلاقی زوال کے پیش نظر اور اس قسم کے درندہ صفتوں کے تدارک کے لئے قومی ایکشن پلان کیوں نہیں بنایا گیا؟ قصور کے بے قصور بچوں کو اپنی ہوس اور درندگی کا نشانہ بنانے والے مجرموں کے جرم کے کس کس پہلو اور کس کس سنگینی کا ذکر کروں۔ وہ پاکستان میں پنجاب کی بدنامی اور دنیا میں پاکستان کی رسوائی کا ذریعہ بنے۔ دنیا کے لوگ کہیں گے کہ یہ وہ اسلام کا قلعہ ہے جس میں معصوم بچوں کے ساتھ اس ملک کے درندوں کے ہاتھوں ایسا سلوک کیا جاتا ہے۔ لیکن اس واقعے نے ہم سب کے بھیانک چہروں سے نقاب اتار دیا......

پاکستانی معاشرہ آج جس اخلاقی انحطاط کا شکار ہے، اس کی دنیا میں کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ عبادات میں ہم شاید بہت آگے ہیں لیکن اخلاقیات کا یہاں سے جنازہ نکل گیا ہے۔ منافقت نے ہمارے معاشرے کو غلاظتوں سے بھر دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس طرف توجہ دینے والا کوئی نہیں۔ معاشرے کے اخلاق استاد سدھارتا ہے لیکن اسے اپنے روزگار، پروموشن اور ٹرانسفر کے عذابوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ علماء کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن وہ سیاست میں مصروف ہیں یا پھر فرقہ واریت پھیلا رہے ہیں۔ بعض مساجد میں جمعے کا خطبہ بھی شیخ رشید احمد کی تقریر دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح سیاسی لیڈر اعلیٰ اخلاقی معیارات کا نمونہ بن کر قوم کی اخلاقی تربیت کرتا ہے لیکن یہاں کے سیاسی لیڈر ماشاءاللہ ہمیں ایک ایکشن پلان کی ضرورت ہے۔ ایسا ایکشن پلان جو ایک نئے سوشل کنٹریکٹ کا راستہ ہموار کرے۔ جو عبادات کے ساتھ ساتھ ہمیں اخلاقیات کی طرف بھی متوجہ کرے۔ جو اس معاشرے سے منافقت اور خود غرضی کے کینسر کو دور کرنے کے لئے لائحہ عمل تجویز کرے۔ جو ہمیں دوسروں کی ذات میں کیڑے نکالنے کی بجائے اپنے گریبانوں میں جھانکنے کا سلیقہ سکھائے۔ جو ہمیں دوسروں کے گھروں میں ٹانگ اڑانے سے باز رکھ کر اپنے گھر کی بدحالی کی طرف متوجہ کرے۔

(روزنامہ جنگ 11/اگست 2015ء)

شرمائیں یہود

شکیل فاروقی لکھتے ہیں۔

ایک زمانہ تھا کہ جب جیب تراشی کے واقعات اکا دکا سننے میں آتے تھے اور وہ بھی میلوں ٹھیلوں اور بڑے بڑے اجتماعات میں۔ مگر اب تو یہ وبا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ الامان والحفیظ۔ شادی بیاہ کے اجتماعات میں تو جیب تراشی روزمرہ کا معمول بن گئی ہے۔ جس کے باعث خوشی کا یہ ساماں ذرا دیر میں سوگ کی محفل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کی اخلاقی پستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ہم اخلاقی طور پر اتنے گر چکے ہیں کہ ہمارے یہاں جنازوں تک میں بھی جیب تراشی کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔

اپنے معاشرے کی اخلاقی پستی پر جتنا بھی ماتم کیا جائے وہ کم ہے۔ لوگوں کے دلوں سے خوف خدا اب اس حد تک ختم ہو چکا ہے کہ مساجد میں جوتے چرانے کی وارداتوں میں روز بہ روز اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے بے چارے نمازی نہ صرف اپنے جوتے اپنے ساتھ لے جانے بلکہ اپنی اگلی جانب رکھنے پر بھی مجبور ہو چکے ہیں۔ اس پر ہمیں اپنے ایک دوست سے ایک غیر مسلم کی جانب سے پوچھا جانے والا یہ معصومانہ سوال یاد آ رہا ہے کہ ''کیا آپ لوگ مسجد میں جوتوں کی پوجا کرتے ہیں؟''

بلا شبہ مساجد خانہ خدا ہیں اور ان کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اب اگر کوئی خانہ خدا میں جوتا چرانے کی جسارت کرے تو اسے آپ کیا کہیے گا عام مساجد تو درکنار، نام نہاد مسلمانوں کی اخلاقی پستی کا عالم اس سے بڑھ کر بھلا اور کیا ہو سکتا ہے کہ خانہ کعبہ جیسی مقدس ترین جگہ پر بھی جیب تراشی کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ اقبال کے الفاظ میں ایسی صورتحال کے بارے میں اس کے سوائے اب اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

(روزنامہ ایکسپریس 8 ستمبر 2015ء)

جواب آں غزل

مذکورہ بالا عنوان کے تحت جناب محمد صدیق قادری صاحب لکھتے ہیں:۔

''مورخہ 27 ستمبر کو روزنامہ اوصاف میں حافظ محمد افضل صاحب کا مضمون ''قیام پاکستان اور علمائے دیوبند'' پڑھنے کا اتفاق ہوا۔

موصوف کے خیال میں مولانا حسین احمد مدنی، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ کی تحریک پاکستان کی مخالفت کی اصل وجہ قائد اعظم اور ان کے رفقاء میں خطہ زمین حاصل کرنے کے بعد اس میں اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے مطلوبہ اہلیت کا فقدان تھا۔ ان میں جرأت و للّٰھیت، تقویٰ و پرہیزگاری، علم و فضل، فہم و فراست عقیدہ و عمل، تقویٰ و طہارت، عزیمت اور ایثار و قربانی ناپید تھی۔

حیرت ہے کہ نصف صدی سے زائد گزر جانے کے باوجود موصوف آج بھی اپنے اکابرین کی غلط فیصلوں کو درست ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اسے ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ان میں مذکورہ صفات موجود نہ تھیں تو موصوف کے اکابرین کو یہ حق کیسے تفویض ہو سکتا تھا کہ وہ ہندو کانگریس کی ہمنوائی کرتے ہوئے متحدہ قومیت کو اپنا کر مسلم قومیت کا انکار کرتے۔ مسٹر گاندھی کو جامع شیخ خیرالدین امرتسر میں لا کر منبر رسولؐ پر بٹھاتے۔ خود اس کے قدموں میں بیٹھ کر یہ دعا کرتے کہ اے اللہ تو گاندھی کے ذریعے اسلام کی مدد فرما۔

(حوالہ تحریک آزادی ہند اور سواد اعظم)

دسمبر 1920ء میں مولانا ابوالکلام آزاد کی کوششوں سے قائم ہونے والے مدرسہ اسلامیہ کلکتہ میں صدر مدرس مولانا حسین احمد مدنی مقرر ہوئے جس

کی رسم افتتاح مسٹر گاندھی نے کی۔ اس واقعہ پر مسلمانوں کے علاوہ ہندو بڑی تعداد میں موجود تھے۔

(بحوالہ مکاتیب ابوالکلام آزاد مرتبہ ابوسلمان شاہ جہان پوری 110 مطبوعہ اردو اکیڈمی سندھ)

رسالہ الناظر کے ایڈیٹر مولانا ظفر الملک نے کہا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ مولانا شوکت علی نے فرمایا زبان سے پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا تم ہندو بھائیوں کو راضی کرو گے تو خدا راضی ہوگا۔ ان لیڈروں نے اس پر بس نہ کی بلکہ بقول ایک سابق مرکزی وزیر خان عبدالوحید خان جامع مسجد دہلی کے منبر پر شردھانند سے تقریریں کرائی گئیں۔ ایک ڈولی میں قرآن پاک اور گیتا کو رکھ کر جلوس نکالے گئے۔ مسلمانوں نے قشقے لگائے۔ گاندھی جی کی تصویروں اور بتوں کو گھروں میں آویزاں کیا گیا۔ حضرت موسیٰ کو کرشن کا خطاب دیا گیا۔ وید کو الہامی کتاب تسلیم کیا گیا، گائے کی قربانی کی ممانعت کے فتوے اونٹوں کی پشت پر سے تقسیم کئے گئے۔ علماء کے اس طبقہ سے کانگریس سے الگ احرار کے نام سے بھی ایک تنظیم بنائی جس نے کانگریس سے بڑھ کر کانگریس کے مفاد میں کام کیا۔

پنڈت نہرو، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سحر بیانی کے عاشق تھے۔ گاندھی ارون پیکٹ کے بعد احرار رہنما جب بھی گاندھی سے ملنے گئے وہ اٹھ کر دروازے تک انہیں لینے آئے۔ یہ وہ امتیازی عمل تھا جو گاندھی نے زندگی میں صرف احرار رہنماؤں کی عزت وتکریم کے لئے کیا (بحوالہ اعلیٰ حضرات کی سیاسی بصیرت، مطبوعہ، گجرات، تحریک پاکستان ونیشنلسٹ علماء)......

(روزنامہ ''اوصاف'' اسلام آباد 9/ اکتوبر 2000ء)

بگڑی بنے تو کیسے؟

جناب چوہدری رحمت علی صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

''اس کائنات کے رب نے امت مسلمہ کو ''امت خیر'' کے عظیم لقب سے موسوم کیا ہے۔ لیکن سوختہ بختی، واقعات کی دنیا میں زیر آسمان آج جتنی امت مسلمہ مغلوب ومجبور ہے شاید ہی اتنی دنیا کی کوئی دوسری قوم ہو۔ دھرتی کے سینے پر آج جہاں کہیں جنگ ہورہی ہے، اکثر و بیشتر مسلم سرزمینیں ہیں۔ ارزانی ہے تو خون مسلم کی اور ویرانی ہے تو عصمت مسلم کی۔ سلامتی کونسل میں پانچ ممالک مستقل رکنیت اور ویٹو پاور کے حامل ہیں۔ چراغ لے کر ڈھونڈیں ان میں کوئی ایک بھی مسلمان ملک نہیں۔ حالانکہ یواین او میں تقریباً ایک تہائی تعداد مسلمان ممالک کی ہے۔ عالمی کرنسی ڈالر، پونڈ، ین وغیرہ ہے تو عالمی زبان انگریزی۔ کسی مسلمان کرنسی اور کسی مسلمان زبان کو عالمی ہونے کا اعزاز حاصل نہیں۔ عالمی مالیاتی نظام پر یہود ونصاریٰ کی گرفت ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر، ورلڈ بینک، آئی ایم ایف وغیرہ جیسے پھندوں نے پھانس رکھا ہے تو زیادہ تر مسلمان ممالک کو۔ تمام مسلم ممالک کا تیسری دنیا کے ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ تیسری دنیا کا ذکر بھی دبی زبان میں ہوتا ہے ورنہ کہنے والوں کا اصل مطلب ''تیسرے درجہ کی دنیا'' ہوتا ہے۔ ذلت ورسوائی کی انتہا کہ مسلمان ممالک ایک دوسرے کی مدد تو کیا ایک دوسرے کے حق میں زبان کھولتے ڈرتے ہیں۔ بقول شاعر ع

کند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغ بے نیام

...... اصل میں ہمارا ہر رنگ داغدار، ہر رنگ منتشر اور ہمارے ہر رنگ میں بھنگ ہے۔ تبھی تو ہمارے ہاں اتحاد کی بجائے انتشار، امن کی بجائے دہشت گردی، عدل کی بجائے ظلم، خوشحالی کی بجائے پسماندگی و درماندگی اور سب سے بڑھ کر عالمی سطح پر کفر کی بالادستی اور ہماری مغلوبیت ایسے میں...... بگڑی بن جائے گی تو کیسے؟

(روزنامہ انصاف لاہور/ اکتوبر 2000ء)

نکاح ٹوٹ گئے

جناب اثر چوہان صاحب اپنے ایک کالم میں لکھتے ہیں:۔

''قیام پاکستان سے پہلے پنجاب کے ایک گاؤں میں ایک مولوی صاحب گاؤں کے ہندو بنیے سے کسی بات پر ناراض ہوگئے تو انہوں نے جمعہ کے خطبے سے پہلے اعلان کیا کہ مکند لعل وہابی ہوگیا ہے لہٰذا کوئی مسلمان اس کی دکان سے سودا نہ خریدے۔ مسلمانوں نے مکند لعل کی دکان کا بائیکاٹ کر دیا تو اس کی دکان ٹھپ ہوگئی۔ چنانچہ ایک رات وہ رات کے اندھیرے میں مولوی صاحب کے حضور حاضر ہوا۔ معافی مانگی تو اگلے جمعہ مولوی صاحب نے فتویٰ واپس لے لیا۔ مکند لعل کی دکان پر پھر رونق ہونے لگی۔ اس دوران کسی بھی مسلمان نے اس نکتے پر غور نہیں کیا کہ کوئی بھی ہندو ''وہابی'' کیسے ہوسکتا ہے۔ تحریک پاکستان کے دنوں میں بعض علماء حضرات نے اس طرز کے فتوے بھی دیئے تھے جو کوئی آل انڈیا مسلم لیگ کا ساتھ دے گا یا اس کے امیدوار کو ووٹ دے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا اور اس کی بیوی اس پر حرام ہوجائے گی۔

1970ء کے عام انتخابات سے قبل 13 علماء نے ذوالفقار علی بھٹو کے اقتصادی پروگرام سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا لیکن مغربی پاکستان نے بھٹو کی پیپلز پارٹی کو سب سے زیادہ ووٹ دیئے۔ 1993ء میں امریکی قونصل جنرل لاہور کی دعوت افطار میں کچھ سیاستدان شریک ہوئے تو ایک مسلک کے علماء نے فتویٰ دیا کہ جن لوگوں نے مسٹر رچرڈ میکی کی دعوت افطار میں شرکت کی ہے ان کے نکاح ٹوٹ گئے دعوت افطار میں مولانا عبدالستار خان نیازی بھی موجود تھے، لوگ حیران تھے کہ مولانا کا تو نکاح ہی نہیں ہوا تو ٹوٹے گا کیسے؟

1997ء میں کراچی کے ایک دارالعلوم کے علماء نے فتویٰ دیا کہ ''بھارتی فلموں کے فلاں فلاں گانے سننا اور انہیں گنگنانا کفر ہے ان گانوں کو سننے اور گنگنانے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا اور اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ حال ہی میں ایک ''عالم دین'' نے فتویٰ دیا ہے کہ مختلف این جی اوز کی رکن خواتین سے کوئی بھی مسلمان زبردستی نکاح کرسکتا ہے۔ جس کا پڑھے لکھے طبقوں میں شدید ردعمل ہوا۔ بعض علماء کے اس طرح کے رویے سے بین الاقوامی سطح پر اسلام دشمنوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کا موقع ملتا ہے''۔

(روزنامہ پاکستان لاہور 7/ اکتوبر 2000ء)

صورت حالات

''شاعر لاہور'' محترم جناب ثاقب زیروی صاحب ملکی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

لاوا سا پک رہا ہے دلوں میں نفاق کا
ہر سمت چل رہی ہے ہوا انتشار کی
سانسوں میں بھی حرارت آلات جنگ ہے
شعلے اگل رہی ہیں ہوائیں بہار کی

(ہفت روزہ ''لاہور'' 21/ اکتوبر 2000ء ص 14)

منزل مقصود سے دوری

حکیم محمد سعید لکھتے ہیں۔

''ایک وقت تھا کہ مسلمان معلم اخلاق سمجھے جاتے تھے۔ وہ دنیا بھر کے لوگوں کو نیک کاموں کی تربیت دے کر ان کے اخلاقی معیار کو بلند کرتے تھے۔ اس طرح خود ان کا اخلاق ضرب المثل ہوگیا تھا۔ مگر آج ہماری بداخلاقی ضرب المثل ہوگئی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کو ان کے اس بلند مقام کی یاد دلائی جائے جسے انہوں نے اپنی نادانی سے ترک کر دیا ہے اور ترغیب دی جائے کہ اس منزل مقصود کو دوبارہ حاصل کریں۔

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
یاد آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی

(سوئٹزرلینڈ میں میرے چند شب وروز صفحہ 183 از حکیم محمد سعید ناشر: ہمدرد اکیڈمی کراچی 18 ستمبر 1980ء)

سیاسی تحریک

روزنامہ خبریں کو جسٹس (ر) جاوید اقبال کے انٹرویو سے اقتباس

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:۔

افسوس اس بات کا ہے کہ ہم میں نفرت کیوں ہے۔ ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ فلاں سکھ ہے، عیسائی ہے یا ہندو۔ ہم مسلمانوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ سنی شیعہ کو قتل کر رہا ہے اور شیعہ سنی کو۔ مساجد میں خون بہہ رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ احمدیوں کو بھی کافر قرار نہیں دینا چاہئے تھا۔ احمدیوں کو کافر قرار دیا تو انتہا پسند طبقے کو شہ ملی کہ وہ مزید مضبوط ہو۔

س:۔ اس کا مطلب ہے کہ احمدیوں کو کافر قرار دینا مذہبی معاملہ نہیں تھا؟

ج:۔ بالکل نہیں۔ یہ ایک سیاسی تحریک تھی اور بھٹو نے اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ بھٹو نے اس بات کو بھی سامنے نہیں رکھا کہ اسے احمدیوں نے بحیثیت جماعت ووٹ دیئے تھے میرے حلقے میں موجود تمام احمدیوں نے مجھے ووٹ نہیں دیئے بلکہ بھٹو کو ووٹ دیا۔ جب وہ برسر اقتدار آیا تو اس نے احمدیوں کو مولویوں کے دباؤ پر کافر قرار دے دیا۔ اقتدار میں رہنے کیلئے اس نے مولویوں کے مطالبات کو تسلیم کرنا شروع کر دیا۔ جمعہ کی چھٹی، شراب پر پابندی اور احمدیوں کو کافر دلوانا سب اسی دباؤ کے تحت کئے گئے فیصلے تھے لیکن مولوی نہیں مانے اور انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اور اس کا فائدہ ضیاء الحق نے اٹھایا اور اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ ایک بھی احمدی ایسا نہیں تھا جس نے بھٹو اور پیپلز پارٹی کو ووٹ نہیں دیا تھا۔ ہم تو اس وقت ان کے خلاف الیکشن لڑ رہے تھے۔

(خبریں۔ سنڈے میگزین 13/ اگست 2006ء)

نوسر بازیاں

جناب سعد اللہ جان برق صاحب ایک قاری کے خط کے جواب میں جس نے تاج کمپنی میں رقم جمع کروائی تھی لکھتے ہیں:

''دنیاوی معاملات میں نوسر بازی تو چلتی رہتی ہے لیکن اب دین کے مقدس نام پر جو نوسر بازیاں بہت بڑے پیمانے پر چل رہی ہیں۔ اسے دیکھ کر ہم جیسے کم علم اور دنیا دار تو دم بخود رہ جاتے ہیں لیکن بزرگان دین جیسا حلیہ بنا کر خدا اور رسول کے نام پر لوٹنے والوں کے کانوں پر ذرہ بھر جوں نہیں رینگتی پورے دین کو ڈکار جاتے ہیں، قرآن کو ڈکار جاتے ہیں حتیٰ کہ خدا اور رسول کے مقدس نام تک ڈکار لیتے ہیں لیکن بڑے آرام سے اپنی توندوں پر ہاتھ پھیر کر الحمدللہ الحمدللہ کرتے رہتے ہیں۔

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دین کی اشاعت، جہاد، مدرسوں، قرآن اور مسجد کے نام پر یہ لوگ وہ وہ کچھ کر جاتے ہیں کہ اگر کافر کو بھی کرنا پڑے تو وہ سو بار سوچ کر کرے گا بلکہ ہمارا خیال ہے کہ کافر وہ کام کر ہی نہیں سکتے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اشاعت دین کے نام پر ذرا بازار میں پڑی ہوئی کتابوں کا جائزہ لیجئے طرح طرح اور بھانت بھانت کی کتابیں اور غلط ملط چھاپ کر ذہنوں کو پراگندہ کیا جارہا ہے۔ کبھی کبھی تو ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ جو لوگ خدا، رسول، قرآن اور دین کے نام پر فراڈ کرتے ہیں یہ دراصل مسلمان ہوتے ہی نہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ میں خدا پر یقین بھی رکھوں پانچ وقت اس کے سامنے حاضری بھی دوں اور بیچ بیچ میں اسی خدا کے نام پر فراڈ اور حرام خوری بھی کروں اگر میں خدا کو مانتا ہوں اور پانچ وقت اس کے سامنے حاضری بھی دوں تو یہ ممکن ہی نہیں کہ میں اس کے حکم کی ذرہ بھر بھی خلاف ورزی کروں۔ کیا مجھے ذرہ بھر بھی شرم نہیں آئے گی کہ صبح اس کے سامنے پیش ہو کر اس کے ساتھ وعدہ وعید کروں پھر ظہر تک انسانوں کو ذبح کرتا رہوں اور پھر اس کے سامنے اسی آلودہ ہاتھوں اور چہرے کے ساتھ پیش ہو جاؤں۔ ہمارا تو آپ کو مشورہ ہے کہ اپنی ساری امیدیں توڑ دیں کیونکہ دراصل یہ سارے ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ کوئی کیا بیچ رہا ہے اور کوئی کیا اور کسی مسبب الاسباب سے رجوع کیجئے جس نے ان لوگوں کی رسی نہ جانے کیوں دراز کر رکھی ہے۔

(روزنامہ ''ایکسپریس'' فیصل آباد 9 جون 2003ء)

☆............☆............☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 121488 میں ہما خان

بنت محمد سردار خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ہما خان گواہ شد نمبر 1۔ نعیم احمد باجوہ ولد احمد جان باجوہ گواہ شد نمبر 2۔ عبد السلام خان ولد محمد حنیف خان

مسل نمبر 121489 میں حمیرا مبشر

زوجہ طارق محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dreieich ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 50 ہزار روپے (2) زیور 30 تولہ 10 ہزار 494 یورو اس وقت مجھے مبلغ 150 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ حمیرا مبشر گواہ شد نمبر 1۔ عرفان احمد ولد ناصر احمد گواہ شد نمبر 2۔ آصف ندیم ولد چوہدری احمد دین

مسل نمبر 121490 میں Faraz Ahmed

ولد Ijaz Ahmed قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Walldort ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Faraz Ahmed گواہ شد نمبر 1۔ Annas Khan S/o Hapi Khan گواہ شد نمبر 2۔ Gohar Ahmad S/o Tariq Ahmad

مسل نمبر 121491 میں ثمرین حفیظ

بنت حفیظ احمد قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dietzenbach ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2010 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 6 گرام 132 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثمرین حفیظ گواہ شد نمبر 1۔ Hafeez Ahmad S/o Bashir Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ Khawar Hafeez S/o Hafeez Ahmad

مسل نمبر 121492 میں مریم احمد

زوجہ سلطان احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Herford ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 6 ہزار یورو (2) زیور 82 گرام 2 ہزار 460 یورو اس وقت مجھے مبلغ 250 یورو ماہوار بصورت Bafog مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ مریم احمد گواہ شد نمبر 1۔ سلطان احمد طاہر ولد ملک علی محمد گواہ شد نمبر 2۔ سلطان احمد ولد ملک مظفر احمد

مسل نمبر 121493 میں عظمیٰ کنول طور

بنت رحمت اللہ شمس قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wetzlar ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22 فروری 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عظمیٰ کنول طور گواہ شد نمبر 1۔ Rahmatullah Shamas S/o Muhammad Arif Toor گواہ شد نمبر 2۔ Shahid Iqbal Cheema S/o Khyyzar Hayat Cheem

مسل نمبر 121494 میں عابدہ پروین

زوجہ سعید احمد رفیق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 115 گرام 3 ہزار 220 یورو (2) حق مہر 2500 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عابدہ پروین گواہ شد نمبر 1۔ سعید احمد رفیق ولد محمد شفیق گواہ شد نمبر 2۔ مسعود احمد ولد محمد شفیق

مسل نمبر 121495 میں Farida Waqar

زوجہ Abdul Waqar Baber قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 112 گرام 3 ہزار 140 یورو (2) حق مہر (ادئیگی) 1 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 200 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Farida Waqar گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Waqar Baber S/o Abdul Ghfar Shakir گواہ شد نمبر 2۔ Mahboob Ahmad Butt S/o Muhmmad Ayub Butt

مسل نمبر 121496 میں لئیق احمد چوہدری

ولد چوہدری عبد الغنی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wuppertal ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 580 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ لئیق احمد چوہدری گواہ شد نمبر 1۔ ملک ناصر محمود ولد ملک محمد یعقوب گواہ شد نمبر 2۔ ملک سرفراز محمود ولد ملک محمد یعقوب

مسل نمبر 121497 میں نایاب وسیم

بنت وسیم الدین قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نایاب وسیم گواہ شد نمبر 1۔ نعیم احمد باجوہ ولد احمد خان باجوہ گواہ شد نمبر 2۔ وسیم الدین ولد احمد دین

مسل نمبر 121498 میں فرزانہ محمود احمد

زوجہ مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Norder Stedt ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 220 گرام 6 ہزار 180 یورو (2) ترکہ والد 1 لاکھ 50 ہزار روپے پاکستانی (3) حق مہر 12 ہزار یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار یورو ماہوار بصورت Sociol H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فرزانہ محمود احمد گواہ شد نمبر 1۔ مبارک جاوید ولد مشتاق احمد گواہ شد نمبر 2۔ سلیم احمد طاہر ولد میاں مبارک احمد طاہر

مسل نمبر 121499 میں وحیدہ اختر

زوجہ ظفر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 45 گرام 1 ہزار 50 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ 580 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ وحیدہ اختر گواہ شد نمبر 1۔ ملک ناصر محمود ولد ملک محمد یعقوب گواہ شد نمبر 2۔ فیاض احمد ولد چوہدری غلام احمد

مسل نمبر 121500 میں عمران ارشد بھٹی

ولد طارق لطیف ارشد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Darmstadt ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ 1 فروری 2012ء سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمران ارشد بھٹی گواہ شد نمبر 1۔ نعیم احمد منظور ولد حکیم علی احمد گواہ شد نمبر 2۔ عزیز احمد طاہر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نثار احمد سراء صاحب سابق انچارج بیوت الحمد کالونی ربوہ حال جرمنی تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے پوتے سمر احمد ولد مکرم نیر احمد سراء صاحب باب الابواب غربی ربوہ نے بعمر 4 سال 8 ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 27 نومبر 2015ء کو گھر پر تقریب آمین منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ سلمیٰ غضنفر صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ عزیزم سمر احمد، مکرم چوہدری محمد دین سراء صاحب سابق مینیجر محمد آباد کی نسل سے اور مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب شہید سابق انسپکٹر نظارت مال آمد کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم سلطان احمد ظفر صاحب دار العلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بیوہ محترم چوہدری ولی محمد صاحب مرحوم کی اینجیو گرافی ہوئی تھی اب دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور دوبارہ اینجیو گرافی متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم فلاح الدین صاحب مربی سلسلہ کوٹلی شہر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم صباح الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 22 نومبر 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام صالحہ دین عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمود علی صاحب مرحوم آف شاہدرہ اور مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ آف کینیڈا کی پوتی نیز مکرم عبد العزیز خان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی والی، دین کی خادمہ اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تربیتی پروگرام واقفین نو ربوہ

(کلاس ہفتم تا نہم)

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے تحت شعبہ وقف نو کو ربوہ بھر سے کلاس ہفتم تا نہم کے واقفین نو طلباء کا ایک روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 28 نومبر 2015ء کو ایوان ناصر لوکل انجمن احمدیہ میں منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ پروگرام کی افتتاحی تقریب صبح 9 بجے شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد ماجد اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ نے پروگرام کا تعارف پیش کیا اور پھر محترم شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو نے نصائح اور دعا کے ساتھ مقابلہ جات کا آغاز کیا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر، تحریری امتحان نصاب وقف نو، معلومات عامہ، دینی معلومات اور پیغام رسانی جبکہ ورزشی مقابلہ میں ثابت قدمی اور پنجہ آزمائی شامل تھے۔

نماز ظہر و عصر کے بعد مقابلہ پیغام رسانی اور پھر کھانے کے بعد دوپہر 3 بجے پروگرام کی اختتامی تقریب ہوئی، جس کے مہمان خصوصی محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی ربوہ نے بچوں کو آداب اور نظم و ضبط کے حوالے سے نصائح کیں۔ محترم خالد احمد بلوچ صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن نے سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو ربوہ نے رپورٹ پیش کی اور پھر محترم مہمان خصوصی نے مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے واقفین نو بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس پروگرام میں کل حاضری 252 رہی۔

نکاح و تقریب شادی

❁ مکرم بشیر احمد ہنجراء صاحب کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ آصفہ بشیر صاحبہ کے نکاح کا اعلان محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 19 نومبر 2015ء کو بعد نماز عصر مکرم اطہر محمود صاحب ابن مکرم ظفر احمد صاحب بشیر آباد ربوہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 22 نومبر کو لان دفاتر تحریک جدید میں تقریب رخصتانہ ہوئی۔ اس موقع پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت او رمثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

(مکرم مرزا ناصر محمود احمد صاحب ترکہ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب)

❁ مکرم مرزا ناصر محمود احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں ان کی 2 امانتیں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں موجود ہیں۔ امانت الف 705201 میں 84 ہزار 298 روپے ہیں۔ جبکہ امانت ب 59701 میں 155 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقومات جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردی جائیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مرزا اظہر احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم مرزا ناصر محمود احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ الحی منورہ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ النور اجمل صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان دار القضاء

(مکرم محمد مصطفیٰ صاحب ترکہ مکرم بشیر احمد صاحب)

❁ مکرم محمد مصطفیٰ صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم بشیر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 6 بلاک نمبر 4 دار النصر برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم منصور احمد ظفر صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب میرے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مقبول احمد ناصر صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم منصور احمد ظفر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ شمیم افضل طاہر صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ منورہ متین صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم محمد مصطفیٰ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس انصار اللہ ضلع عمرکوٹ)

❁ مکرم طارق مسعود صاحب عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ضلع عمرکوٹ کو اپنا سالانہ تربیتی پروگرام مورخہ 13 نومبر 2015ء احمد آباد اسٹیٹ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے تقریر کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے افتتاحی خطاب کیا اور دعا کے ساتھ پروگرام شروع ہوئے۔ انصار کے مابین تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلہ جات، دوڑ 100 میٹر، کلائی پکڑنا، لانگ جمپ، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا اور رسہ کشی کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب کی صدارت محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد محترم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن اور محترم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان نے تربیتی تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم شمیم احمد شمیم صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع عمرکوٹ نے رپورٹ پیش کی اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعدۂ صدر مجلس نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں ضلع بھر کی 23/23 مجالس کے 292 انصار نے شرکت کی۔ جبکہ خدام و اطفال کی حاضری 143 تھی۔ کل حاضری 435 تھی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے مفید او ربابرکت نتائج ظاہر فرمائے اور ہم سب کو خلافت سے چمٹے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف خالد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ پھیپھڑے میں زخم ہیں۔ خون کی الٹیاں آئی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ضرورت گھریلو ملازم

❁ کراچی میں گھریلو ملازم میاں بیوی کی ضرورت ہے۔ شوہر اگر ڈرائیور ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ رہائش اور کھانے کے علاوہ تنخواہ معقول ہو گی۔ برائے رابطہ: 03336707579

بقیہ از صفحہ 2: سوال و جواب

کیا ہمارے دل روشن ہو رہے ہیں کیا ہماری دین کی طرف رغبت ہے۔ کیا ہم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

س: دینی حالتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت اقدس مسیح موعودؑ ایک جگہ ہمیں اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی نا اُمید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا علیٰ کل شیءٍ قدیر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔ نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بیشک ادا کرو اور خدا تعالیٰ سے مانگو۔ (اپنی دعائیں جو ہیں جو ضروریات ہیں وہ اپنی زبان میں مانگو۔ سجدوں میں مانگو) اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے نماز ہرگز ضائع نہیں ہوتی۔ نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جاوے اور اس کو اپنا عرض حال کرنے کا موقع بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے (جب بادشاہ کے دربار میں گئے وہاں تو کچھ نہ کہا) لیکن جب دربار سے باہر جاوے تو اپنی درخواست پیش کرے اسے کیا فائدہ۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر احباب جماعت کو کیا نصائح بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اس تعلیم کے مطابق ہمارے عمل اور سوچیں ہیں اگر نہیں تو فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھیں کہ کہیں اس دنیا میں ڈوب کر ہماری نسلیں بہت پیچھے نہ چلی جائیں۔ ان ملکوں میں آ کر صرف دنیاداری کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں وہ بہر حال ادا کرنے فرض ہیں نمازیں جو ہیں بہر حال ادا کرنی ضروری ہیں اور سمجھ کر ادا کرنی ضروری ہیں۔ اپنی قوت یقین کو بڑھائیں اور دلوں کو روشن کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے پھر ان انعاموں کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ نہ ہو کہ پیچھے رہنے سے ان انعاموں سے محروم ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ سے جو تعلق قائم ہوا ہے یہ کوشش کریں وہ کبھی نہ ٹوٹے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے والے ہوں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور جماعت کا ایک فعال اور مضبوط حصہ بنیں۔

ارخی لوخوس۔ یونان کا ایک شاعر

ارخی لوخوس پہلا شاعر ہے جس کے کلام کو اس کے ہم وطنوں نے لکھ کر محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ ارخی لوخوس پاروس نامی جزیرے کا رہنے والا تھا۔ وہ 680 قبل مسیح میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ اعلیٰ طبقے سے اور ماں لونڈی تھی۔

ارخی لوخوس صرف شاعر ہی نہ تھا بلکہ پیشہ ور سپاہی، ملاح اور سیلانی بھی تھا لیکن شاعر کی حیثیت سے مشہور ہوا۔ یونانیوں کے خیال میں وہ فنِ شعر میں طرز نو کا بانی تھا اور اسے ہومر کے پائے کا شاعر سمجھا جاتا تھا۔ ارخی لوخوس کے زمانے سے پہلے کسی شاعر کے کلام کو قلمبند کرنے کا رواج نہ تھا۔ صرف پیشہ ور نظم خواں اپنی سہولت کی خاطر رزمیہ نظموں کی نقول ساتھ رکھتے تھے۔ ارخی لوخوس کے کمالِ فن کی وجہ سے یہ ایک بڑی تبدیلی ظہور میں آئی کہ اہل نظر کو پہلی بار یہ احساس ہوا کہ ان کے درمیان ایک ایسا سخنور موجود ہے جس کی نظموں کو محفوظ کیا جانا چاہئے۔ قدیم یونان میں ارخی لوخوس کے کلام کو جمع کرنے اور محفوظ رکھنے پر بھرپور توجہ دی گئی۔

ارخی لوخوس کے پردادا نے شمال میں تھرا کیا کے ساحل کے نزدیک تھاسوس نامی جزیرے پر جہاں سونے کی کانیں تھیں۔ ایک نوآبادی قائم کی تھی۔ اہل تھرا کیا اس نوآبادی پر حملے کرتے تھے اور نوآبادکاروں کو غالباً ایک دوبار تھاسوس سے نکلنا بھی پڑا تھا۔ جب ارخی لوخوس کا باپ ایک نئی مہم لے کر تھاسوس روانہ ہوا تو اس نے ارخی لوخوس کو ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ یوں ارخی لوخوس کی سپاہ گری کا آغاز ہوا۔

سپاہ گری کا پیشہ اپنانے کے بعد وہ یونان بھر کی خاک چھانتا پھرا لیکن آخر پاروس لوٹ آیا۔ اس وقت تک وہ بطور شاعر بہت مشہور ہو چکا تھا اور اغلب یہی ہے کہ عزیز و اقارب نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا ہوگا۔ اسے اس لئے بھی گرم جوشی سے خوش آمدید کہا گیا ہوگا کہ پاروس اور قریبی جزیرے ناکسوس میں ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی۔ اپنے جزیرے کی حفاظت کے لئے وہ ناکسوس والوں سے لڑتا رہا۔ ایک بار سازش دھوکے یا اپنی غلطی سے ان کے ہتھے چڑھ گیا اور 640 قبل مسیح میں قتل کر دیا گیا۔ یوں دو جزیروں کی باہمی چپقلش نے ایک اچھے شاعر کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

درخواست دعا

مکرم ریاض احمد ناصر ابڑو صاحب مربی سلسلہ حیدر آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نجیب بشیر بٹ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بٹ صاحب سابق امیر ضلع نوشہرو فیروز کے پتے کا آپریشن مورخہ 29 اکتوبر 2015ء کو ہوا ہے۔ جو اللہ کے فضل سے کامیاب رہا۔ مگر کمزوری باقی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نیر احمد صاحب باب الابواب ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ طاہرہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب شہید سابق انسپکٹر مال آمد جگر کے عارضہ کی وجہ سے بیمار اور قومہ کی حالت میں ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعلان برائے پلاٹ

پلاٹ نمبر 63 رقبہ ایک کنال اور پلاٹ نمبر 64 کا نصف جانب مغرب دس مرلہ واقع خسرہ نمبر 222-201 رحمٰن کالونی بالمقابل دار العلوم غربی ربوہ صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے اگر کسی اور کے نام ان پلاٹس کی ملکیت کا ثبوت ہو تو وہ اپنی ملکیتی ثبوت کے ساتھ 30 یوم کے اندر شعبہ مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی ربوہ سے رابطہ کرے تا کہ بعد میں اُسے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

زمین پر اکڑ کر چلنا خدا تعالیٰ کو پسند نہیں

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم۔ 3 دسمبر

طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	11 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 دسمبر 2015ء

6:30 am	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
7:30 am	دینی و فقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا دورہ جاپان
5:30 pm	حضور انور کا دورہ جاپان
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں۔
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں
چوک کچہری بازار، فیصل آباد
041-2642628
0300-8652239

مکان برائے فروخت
ایک عدد نیا تعمیر شدہ مکان ڈبل سٹوری برائے فروخت ہے۔ 5 کمرے اٹیچ باتھ، کچن، ٹی وی لاؤنج، اچھا خوبصورت تعمیر، ماربل کا کام کچن میں خوبصورت آرائش کا کام۔ بہترین لوکیشن پر واقع، خواہشمند حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں
0348-0772774 / 0302-6741235

اعلیٰ کوالٹی
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
مناسب دام
اعلیٰ کوالٹی کی دالیں، چاول، سرخ مرچ، بیسن اور مصالحہ جات مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 03356749171,03356749172

FR-10

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
کار کرائے کیلئے دستیاب ہے۔
0332-7075184
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

ضرورت اساتذہ
☆ سکول میں خواتین اساتذہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔
☆ خواہش مند خواتین مکمل کوائف اور صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6212034-6214434